السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نے دوسرے سے رشتہ طلب کیا تو اس نے اسے ہاشمی سمجھتے ہوئے رشتہ دے دیا پھر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ ہاشمی نہیں ہے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب عقد مذکور میں دیگر ساری شرائط موجود ہوں تو نکاح صحیح ہے اور اگر عورت کے ولی نے رشتہ طلب کرنے والے سے یہ شرط لگائی ہو کہ اس کا ہاشمی ہونا ضروری ہے اور پھر بعد میں معلوم ہوا ہو کہ وہ ہاشمی نہیں ہے تو اسے اختیار ہے کہ اپنی عزیزہ کو اس کے نکاح میں رہنے دیا یا اس سے طلاق کا مطالبہ کرے اور اگر اس نے اس کے ساتھ جنسی تعلق قائم کر لیا ہو تو وہ خاتون تمام مہر کی حق دار ہوگی اور اگر وہ طلاق دینے سے انکار کر دے تو دونوں اس معاملہ کو شرعی حاکم کے پاس لے جائیں تاکہ وہ شریعت کی روشنی میں ان دونوں کا فیصلہ کر دے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((إن أحق أن یوفی بہ ما استحللتم بہ الفروج)) (صحیح البخاري)

''جن شرطوں کو پورا کرنا سب سے زیادہ ضروری ہے، وہ ہیں جن کے ذریعے تم شرمگاہوں کو حلال کرتے ہو۔''

اور اگر ہاشمی ہونے کی باقاعدہ شرط نہ لگائی گئی ہو بلکہ ہاشمی ہونے کے بارے میں اس کی بات کو صحیح مان لیا گیا ہو اور نکاح کے لئے اسے شرط قرار نہ دیا گیا ہو تو میرے علم کے مطابق اسے اختیار نہیں ہے کیونکہ عرب ایک دوسرے کے لئے کفو ہیں اور خواہ وہ ہاشمی ہوں یا نہ ہوں۔ بلکہ علماء کی ایک جماعت نے تو یہ بھی فرمایا ہے کہ تمام مسلمان ایک دوسرے کے لئے کفو ہیں بشرطیکہ وہ دین دار ہوں خواہ شوہر عربي اور بیوی عجمی یا مولی ہو یا صورت حال اس کے برعکس ہو۔ مذکورہ بالا شرعی دلائل کی روشنی میں یہ قول بے حد قوی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص188

محدث فتویٰ